صفحات: ۸۴-ہدیہ فی سبیل اللہ۔

خالق ارض و سما کا ذکرِ جمیل 'مخلوق کی فطرت میں پیوست ہے۔ شجر و حجر اور پرند و چرند بھی رب ذوالجلال کے ذکر کے لیے اپنے آپ کو بے اختیار آمادہ پاتے ہیں۔ البتہ حضرت انسان اس معاملے میں بسا اوقات کوتاہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ کتاب ذکر ربانی کے بھولے سبق کی یاد دہانی کراتی ہے۔

خواجہ غفور احمد نے اس قیمتی کتاب میں عشقِ حقیقی سے سرشار ہو کر 'قرآن و حدیث کی بنیاد پر ذکر الٰہی کی اہمیت اور فوائد پر بڑے متوازن انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اگرچہ اذکارِ مسنونہ کے موضوع پر اردو میں چھوٹے بڑے متعدد مجموعے موجود ہیں اور بظاہر اس سلسلے میں مزید کسی کام کی گنجایش کم ہی دکھائی دیتی ہے مگر مولف نے اپنے تجربات کی روشنی میں عمدگی سے موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ انھوں نے بجا کہا ہے کہ ذکر کے دو بڑے فائدے ہیں 'ایک تو بندے کا اپنے خالق سے رابطہ ' دوسرے شیطانی وسوسوں سے بچاؤ۔ آخر میں ان کی یہ تنبیہ بھی برمحل ہے کہ: "ذکر الٰہی کثرت سے اور اٹھتے 'بیٹھتے ' چلتے 'پھرتے ' لیٹتے یعنی ہر حال میں کرنا چاہیے 'مگر راہبانہ زندگی گزارنے سے اجتناب ضروری ہے"۔ مولف نے ذکر کے ساتھ جہادِ زندگانی میں عملی شرکت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔

تحقیق 'تطبیق اور تخلیق سے آمیخت 'اس مجموعے کو آیاتِ ربانی اور احادیثِ پاکیزہ کے نگوں نے دل نشین بنا دیا ہے۔ (س-م-خ)

دینی صحافت (ماہنامہ) مدیر: سجاول خان رانجھا۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز 'بلاک ۱۹' مرکز ایف سیون' اسلام آباد۔ صفحات: ۵۲-قیمت فی شمارہ: ۱۰ روپے بیرون ملک۔ سالانہ ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۱۵ ڈالر۔

پاکستان میں ذرائع ابلاغ کی پس ماندگی کا ایک افسوس ناک پہلو یہ بھی ہے کہ مختلف علوم و فنون اور شعبوں سے متعلق شائع ہونے والے مواد و لوازمے (کتابوں' رسالوں اور متفرقات) کا جائزہ دینے والے ادارے بہت ہی کم ہیں 'برائے نام۔ اس کوتاہی کے نتیجے میں اندازہ نہیں کیا جا سکتا کہ کس شعبے میں کیا اور کس سمت میں پیش رفت ہو رہی ہے اور کیا رجحانات و میلانات پنپ رہے ہیں۔ چنانچہ حقیقی صورتِ حال سے بے خبری یا ادھوری اور ناقص اطلاعات کے نتیجے میں' ہمارے سرکاری یا غیر سرکاری ادارے جو پالیسیاں بناتے ہیں' ان سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ اس پس منظر میں زیرِ تبصرہ مجلہ ماہ بہ ماہ "مذہبی طبقے کے فکری رجحانات کا جائزہ" پیش کر کے 'گویا اس شعبے میں "فرض کفایہ" ادا کر رہا ہے۔